بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۲ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش | ۲۴ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ | ۱۲ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء | نمبر ۵۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ سردرد اور حرارت کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم ثالث سیدہ ام وسیم احمد صاحب کو جگر کی تکلیف ہے۔ ساتھ ہی بخار بھی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں میٹریکولیشن کا امتحان شروع ہوا جس میں ۱۵۰ امیدوار شریک ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۷۹ لڑکے۔ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی ۱۰ لڑکیاں۔ ڈی اے وی ہائی سکول قادیان کے ۱۵ لڑکے۔ اور خالصہ ہائی سکول ڈلہ والا کے ۹ لڑکے شامل ہیں۔ باقی پرائیویٹ امتحان دینے والے ہیں۔ تین لڑکیاں بھی پرائیویٹ طور پر امتحان میں شریک ہیں۔ لالہ جگدیش چند صاحب بی اے بی ٹی۔ ہیڈ ماسٹر سناتن دھرم ہائی سکول امرتسر سپرنٹنڈنٹ اور ماسٹر

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۴ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

ہندو دھرم کے متعلق گاندھی جی کا تازہ بیان

گاندھی جی نے اخبار "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں اس امر پر غم وغصہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ ایک انگریزی ہفتہ وار مسلمان اخبار نے جس کے مالک مسٹر جناح ہیں۔ نہایت تلخ رنگ میں ہندو دھرم کے خلاف اظہار خیال کیا ہے۔ جو الفاظ گاندھی جی نے پیش کئے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

"ہندو مذہب ہندوستان کے لئے سب سے بڑی لعنت ہے۔ اس کی بنیاد غیر رواداری۔ اور غیر مساوات پر ہے۔ اپنے آپ کو ہندو کہنا گویا یہ تسلیم کر لینا ہے۔ کہ وہ رجعت پسند اور تنگدل ہے۔ کوئی خوش ذوق مہذب۔ دیانتدار اور مخلص آدمی جو یہ جانتا ہے۔ کہ ہندو مذہب کیا ہے اور وہ کس چیز کا علمبردار ہے۔ ہندو کہلانا پسند نہ کرے گا۔ کیونکہ اس نام نہاد مذہب کی بنیادیں وحشی پن پر ہیں۔ ہندوستان کی ۷۹ فیصدی آبادی کی ابتر حالت کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ اس آبادی کو ہندوؤں کے قیمتی مذہب کے دیوی دیوتاؤں نے گندے اور نجس قرار دے رکھا ہے۔ اور ان کا کام صرف یہ ہے۔ کہ وہ باقی ماندہ تین فیصدی آبادی کی خدمت کریں۔"

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس مضمون کو زیادہ بہتر رنگ میں لکھا جا سکتا تھا۔ اور اسلامی تعلیم کے ماتحت اپنے مدعا کو تلخ الفاظ کی بجائے سادہ اور نرم الفاظ کا جامہ پہنانا چاہیئے تھا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا وہ باتیں غلط ہیں۔ جو اس مضمون میں ہندو دھرم کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔ یا صحیح اور درست ہیں۔

گاندھی جی نے اس مضمون کا جو جواب دیا ہے اس میں ان امور کا انہوں نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا ہے۔ کہ ایسے مضامین سے قوموں میں منافرت بڑھتی ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ جن امور کو پیش کیا گیا ہے۔ وہ غلط ہیں۔ یا صحیح۔ جس سے محسوس ہوتا ہے۔ کہ غالباً ہندو دھرم کی ان خامیوں کو گاندھی جی بھی محسوس کرتے ہیں۔ مگر کھلے طور پر اس کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اور اگر گاندھی جی نفس مضمون سے ہی اختلاف رکھتے ہیں۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کے متعلق ان کی واقفیت ٹھوس معلومات پر مبنی نہیں۔ اس اقتباس میں اصولی طور پر دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔

اوّل۔ ہندو مذہب کی بنیاد غیر رواداری پر ہے۔

دوم۔ اس میں مساوات کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اور اس کے ثبوت میں کہا گیا ہے۔ کہ کروڑوں اچھوتوں کو ہندو دھرم نے گندہ اور نجس قرار دے رکھا ہے۔

اب ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا ہندوؤں کی مذہبی کتب میں ان ہر دو امور کا ثبوت ملتا ہے۔ یا نہیں۔

پہلی چیز رواداری ہے۔ جو ایک نہایت قیمتی وصف ہے۔ اور جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے۔ کہ اختلاف مذہب اور اختلاف عقائد رکھنے والوں کے ساتھ بھی محبت اور پیار کا سلوک کیا جائے۔ مگر اس بارہ میں وید جن تعلیمات کے حامل ہیں۔ ان کا پتہ ذیل کے حوالہ جات سے لگ سکتا ہے۔

یجر وید میں لکھا ہے:۔

(۱) "اے راج پرش آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں۔ اے جاہ وجلال والے پُرش وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے۔ آپ اس کو اُلٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلا دیں" ($\frac{12}{13}$)

(۲) "اے تیج دھاری ودوان پرش۔ آپ تیز رو دشمن کے کھانے پینے۔ یا دیگر کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑیں اور ان کو اپنی تمام طاقت سے ماریں" ($\frac{13}{14}$)

(۳) "جس ایذا رساں شخص کی ہم لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ یا جو ایذا دینے والا ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ اس کو ہم شیر وغیرہ کے مونہہ میں ڈال دیں" ($\frac{15}{15}$)

(۴) "ہم لوگ جس دُشٹ سے دویش کریں یا جو ہم سے دویش کرے۔ اس کو ہم لوگ خونخوار جانوروں کے مونہہ میں ڈال دیں" ($\frac{19}{15}$)

(۵) "اے پرمیشور ..... میں دشمنوں کی ہلاکت کے لئے آپ کو بار بار اپنے دل میں قائم کرتا ہوں" ($\frac{1}{18}$)

(۶) "اے پرماتمن آپ کی کرپا سے ہم لوگوں کے لئے پانی اور اناج وغیرہ نباتات سرشٹ متر (دوست) کی مانند ہوں۔ اور جو ہم لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ یا جس سے ہم لوگ دشمنی کرتے ہیں۔ اس کے لئے جل اور اناج وغیرہ سب کے سب دکھ دینے والے دشمن کی مانند ہوں" ($\frac{22}{6}$)

غالباً اسی تعلیم سے متاثر ہو۔ کہ سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ "جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی بُرائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے"

یہ وہ تعلیم ہے۔ جو ویدوں نے دنیا کے سامنے پیش کی۔ اور جس سے یہ حقیقت ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ وید رواداری کی تعلیم سے بالکل خالی ہیں۔ پس جہاں تک نفس مضمون کا تعلق ہے۔ ہندو دھرم کے متعلق جو پہلی بات بیان کی گئی ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔

دوسری بات جس کا اس اقتباس میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہندو دھرم میں مساوات نہیں پائی جاتی۔ اور اچھوتوں کو بدترین مخلوق سمجھا جاتا ہے۔ یہ بات بھی بالکل صحیح ہے۔ چنانچہ ویدوں میں لکھا ہوا ہے۔ کہ برہمن ایشور کے مونہہ سے پیدا ہوئے۔ کشتری اس کے بازوؤں سے ویش اس کی رانوں سے اور شودر اس کے پاؤں سے۔ یہی وہ وید منتر ہے۔ جس سے شودروں کی ذلت اور مسکنت کا آغاز ہوا۔ اور اسی کی بناء پر انہیں ذلیل اور حقیر قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وید لوگوں کو بتاتے ہیں۔ کہ شودر کا وہ درجہ نہیں۔ جو ویش کشتری اور براہمن کا ہے۔ بلکہ جس طرح انسانی جسم میں مونہہ سب سے افضل اور پاؤں سب سے کم درجہ رکھتا ہے اسی طرح برہمن اوّل نمبر پر ہیں۔ اور شودر سب سے کم درجہ پر۔ اسی وجہ سے شودروں کے جرائم پر سخت سے سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ مثلاً لکھا ہے۔ کہ شودر اگر وید کو سُن لے۔ تو سیسہ اور لاکھ اس کے کان میں بھر دینا چاہیئے۔ اور اگر وہ وید کی تلاوت کرے تو اس کی زبان کاٹ لینی چاہیئے۔ اور اگر وہ وید منتر یاد کرلے۔ تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے

منو سمرتی میں لکھا ہے۔ کہ برہمنوں کا کام وید پڑھنا پڑھانا۔ یگیہ کرنا کرانا۔ دان دینا اور دان لینا ہے۔ کشتری کا کام رعایا کی حفاظت کرنا دان دینا۔ یگیہ کرنا۔ وید پڑھنا۔ اور دنیا کی نعمتوں میں دل نہ لگانا ہے۔ ویش کا کام چارپایوں کی حفاظت کرنا۔ دان دینا۔ یگیہ کرنا۔ وید پڑھنا۔ تجارت کرنا سود لینا اور کھیتی باڑی کرنا ہے۔ لیکن شودر کے لئے ایک ہی کام خدا نے مقرر کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ صدق دل سے ان تینوں کی خدمت کرے

اگر ویدک دھرم میں مساوات پائی جاتی تو ناممکن تھا۔ کہ اس میں برہمنوں کے متعلق اور احکام ہوتے۔ کشتری اور ویشوں کے متعلق اور۔ اور شودروں کے متعلق اور۔ پس حقیقت یہی ہے۔ کہ ویدوں میں نہ روادارانہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ اور نہ اس کے احکام مساوات پر مبنی ہیں ؛

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۱۰ امان ۱۳۲۱ہش۔ کل صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب لاہور تشریف لے گئے تھے وہ خبر لائے ہیں۔ کہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ افاقہ کی جو صورت قائم ہوئی تھی وہ جاری ہے۔ اور بخار بھی نہیں۔ البتہ کمزوری کافی ہے۔ احباب صاحبزادی صاحبہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

آج ۹ بجے شب لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ بخار بھی نہیں اور عام صحت رو بہ ترقی ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی علالت طبع

قادیان ۱۱ امان۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گذشتہ رات سے نقرس کی تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ ایک پاؤں اور ایک ہاتھ میں تکلیف ہے۔ جس سے حرارت بھی ہو گئی۔ چوٹ والی جگہ میں بھی پیپ پڑنے کا اندیشہ ہو رہا ہے۔ اور اعصابی تکلیف بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں :

جنگ کے خطرات پیش نظر کیا کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کو چاہیئے کہ جنگ کے خطرات کے پیش نظر یا مکان بنانے کی نیت سے یا بچوں کی تعلیم اور ان کی شادیوں وغیرہ کے لئے کچھ نہ کچھ روپیہ پس انداز کرتا رہے۔ اور پھر امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع کراتا رہے۔ تا مصیبت یا ضرورت کے وقت کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے"

کیا آپ نے تحریک جدید کی امانت میں روپیہ جمع کرانا شروع کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو آج سے ہی اس فنڈ میں حصہ لینا شروع کریں۔ تا ضرورت کے وقت کام آئے ؛ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

شہری جماعتیں جلد توجہ کریں

اخبار الفضل میں کئی بار یہ اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ شہری جماعتیں اپنی اپنی جماعت کے ہر فرد کے متعلق ذیل کی اطلاع ۲۵ فروری ۱۹۴۲ء تک بھجوا دیں۔ نام معہ پتہ۔ آمدنی ماہوار چندہ جلسہ سالانہ بحساب ۱۵ فی صدی ایک ماہ کی آمد پر۔ ادا شدہ رقم۔ بقایا۔

افسوس ہے کہ بہت کم جماعتوں نے اس وقت تک مطلوبہ فہرست بھجوائی ہے۔ تاریخ مقررہ کے گزرنے پر ۵ مارچ کو دوبارہ ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی تھی۔ جو ۱۲ ماہ حال کو ختم ہو گی۔ لہٰذا تمام عہدہ داران جماعت کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ مطلوبہ فہرست جلد ارسال فرما کر تعاون فرمائیں۔ ناظر بیت المال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

کہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیمار اور لاہور زنانہ ہسپتال میں برائے علاج داخل ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ ان کی صحت وعافیت کے لئے احباب خاص طور پر دعا کریں ؛

سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے متعلق مضامین کا اعلان

امسال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے جدوجہد شروع کر دیں۔ اور اپنے اپنے مقامات کے معزز اور اہل علم غیر مسلم اصحاب کو بھی آمادہ کریں۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر ان جلسوں میں تقریریں کریں۔ اس دفعہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کے لئے مندرجہ ذیل مضامین مقرر کئے گئے ہیں۔

۱ ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم ورثہ کے متعلق
۲ ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم قضا کے متعلق
۳ ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم لین دین کے متعلق
۴ ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم حصول علم کے متعلق
۵ ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم سچائی اور راستبازی کے متعلق

احباب کرام کو چاہیئے کہ ان عنوانات میں سے جن مضامین کو وہ آسانی سے تیار کر سکیں۔ ان کے متعلق مکمل واقفیت بہم پہونچا کر سیرۃ النبی کے جلسوں میں تقریریں کریں۔ اور لوگوں کو بتائیں۔ کہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں۔ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت اعلےٰ اور بے نظیر تعلیم نہ دی ہو۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

خدام الاحمدیہ کا پانچواں سال

خدام الاحمدیہ کو قائم ہوئے چار سال گزر چکے ہیں۔ روحانی جماعتوں پر آنے والا ہر سال نئی ترقی نئی ہمت اور نئی کوششوں کا سال ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ خدام الاحمدیہ بھی اس ترقی کا ثبوت دیں۔ اور ان کا قدم ہر سال نمایاں اور ممتاز طور پر آگے بڑھتا جائے۔ پانچویں سال کو شروع ہوئے ایک مہینہ سے زائد گزرتا ہے۔ مگر ابھی تک بہت سی مجالس خاموش اور خوابیدہ ہیں۔ متعدد مجالس ایسی ہیں جو بے قاعدہ اور سست ہیں۔ مجالس اور اراکین کو چاہیئے۔ کہ ہوشیار ہوں اور حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔ انہیں عزم و استقلال کے ساتھ مجلس کے لائحہ عمل پر پوری باقاعدگی سے عمل شروع کر دینا چاہیئے امید ہے کہ جہاں جہاں خدام الاحمدیہ سست ہیں۔ وہاں کے امرا اور پریذیڈنٹ صاحبان بھی توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

جناب مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے لئے

گیارہ ۱۱ ہزار روپیہ کا انعام

از جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد دکن

مکرمی جناب مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور

السلام علیکم! آپ نے سکندر آباد تشریف لاکر اپنے جن عقائد کا اظہار جلسۂ عام میں کیا۔ وہ عقائد سراسر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اس لئے میں نے حق و باطل میں امتیاز کی خاطر ذیل کا مطالبۂ حلف لکھا ہے۔ کیا آپ اس مضمون میں درج شدہ الفاظ کے مطابق حلف اٹھانے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ خاکسار عبداللہ الہ دین

قرآن شریف کی سورۃ فاتحہ سے ظاہر ہے کہ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی دینی سلسلہ دنیا میں قائم کیا جاتا ہے۔ تو تین قسم کے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں:-

۱- ایک وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے کلام کو مانتے ہیں۔ اور اپنی جان و مال صرف کر کے اُسے دوسروں تک پہونچاتے ہیں۔ انہی کا نام خدا تعالیٰ نے انعمت علیہم رکھا ہے اور وہ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح ہوتے ہیں۔

۲- دوسرے وہ لوگ جو صداقت کے منکر و مخالف ہوتے ہیں۔ ان کا نام خدا تعالیٰ نے مغضوب علیہم رکھا ہے جیسے یہود کہ انہوں نے اپنے بنی اسرائیلی سلسلہ کے موسوی مسیح موعود کو جھوٹا سمجھا اور اس کو صلیب دے کر مار ڈالنے کی کوشش کی۔

۳- تیسرے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو صداقت کو مان لینے کے بعد اس میں اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق تبدیلی کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ان کا نام خدا تعالیٰ نے ضالین رکھا ہے جیسے عیسائی کہ انہوں نے اپنے مسیح موعود کو مان تو لیا مگر رفتہ رفتہ اس کی تعلیم کے منشاء کو بگاڑ کر گمراہ ہو گئے۔

اس طرح اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے ایک دینی سلسلہ قائم کیا۔ جو دنیا میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ جس طرح اُس زمانہ میں موسوی مسیح موعود کا ظہور ہوا۔ اسی طرح اس زمانہ میں محمدی مسیح موعود کا ظہور ہوا جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم۔ یعنی تمہاری کیا حالت ہوگی۔ جب تم مسلمانوں میں ایک شخص آئے گا۔ جو تمہارا امام ہوگا۔ اور وہ مسیح موعود ہوگا۔ (صحیح بخاری)

جس طرح پہلے زمانوں میں جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی دینی سلسلہ قائم ہوتا تھا۔ تو تین گروہ پیدا ہو جاتے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہوا:-

۱- ایک تو وہ لوگ ہیں۔ جو مسیح موعود کو ماننے والی احمدیہ جماعت ہے۔ جس کا مرکز قادیان ہے اور وہ ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت اپنی جان و مال سے تبلیغی کام میں مصروف ہیں۔

۲- دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو اس صداقت کا انکار کرتے ہیں۔ اور اس دینی سلسلہ کے مخالف ہیں۔

۳- تیسرے وہ لوگ ہیں۔ جو مسیح موعود کو ماننے کے بعد مرکز سلسلہ کو ترک کر کے اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق مختلف ناموں سے مختلف انجمنیں بنا بیٹھے ہیں۔ جن میں سے زیادہ مشہور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ جو لاہور میں انجمن اشاعت اسلام کے نام سے ایک الگ انجمن قائم کر کے اس کے امیر بنے ہوئے ہیں۔ اور جن کا عقیدہ ہے۔ کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ چودھویں صدی کے ربانی مجدد تھے۔ اور محمدی سلسلہ کے مسیح موعود تھے۔ مہدی موعود تھے۔ مگر نبی یا رسول نہ تھے۔ اور آپ کے انکار یا تکذیب سے کوئی کلمہ گو کافر نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہی عقیدہ حضرت مسیح موعود کا تھا۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط بلکہ افتراء ہے کیونکہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ مسیح موعود نبی اللہ ہوگا۔ اور علمائے اسلام کا یہ مسلم عقیدہ ہے۔ کہ جو مسیح موعود کا منکر ہے۔ وہ کافر ہے۔ اور قرآن شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ کسی ایک نبی کا بھی منکر کافر ہے مگر ان کا یہ عجیب عقیدہ ہے۔ کہ وہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مسیح موعود تو مانتے ہیں۔ مگر نبی نہیں مانتے کیونکہ نبی ماننے سے مسیح موعود کے منکر و مکذبین کو کافر قرار دینا پڑتا ہے۔ اور یہ جرأت وہ اس لئے نہیں کر سکتے۔ کہ انہیں منکرین و مکذبین کو خوش رکھنا اور ان سے چندے وصول کرنا ہے۔ اس لئے اس قسم کے عقائد بنا لئے ہیں۔ اور اس طرح حق کی اشاعت میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نہیں۔ بیسیوں جگہ اپنی کتابوں میں نبی اور رسول ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ جن میں سے چند یہاں بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

۱- مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا۔ کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

۲- خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نے خاتم الانبیاء ٹھہرایا ہے اور پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح موعود بھی شان نبوت کے ساتھ آئے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو۔ (نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۴۹۳)

۳- غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ اور اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

۴- خدا تعالیٰ اور اس کے پاک رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔۔ ۔۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ بصیرت عطا کرے گا۔ اور وہ مجھے پہچان لے گا۔ کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاءؐ نے نبی اللہ رکھا ہے۔ اور اس کو سلام کہا ہے اور اپنا دوسرا بازو قرار دیا ہے۔ (نزول المسیح صفحہ ۴۸ و ۴۹)

۵- ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

۶- میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اُسی نے مجھے بھیجا۔ اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

۷- جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی تھی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

۸- جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

۹- بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوۃ پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

۱۰- ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

۱۱- خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ (اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۲۵)

ان اعلانات سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک غلام کو کیوں مسیح موعود بنایا۔ اور پھر کیوں نبی بنایا۔ اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کا انکار کفر ہے۔ پھر بھی مولوی محمد علی صاحب کا سالہا سال سے دنیا میں یہ آشکار کرنا۔ کہ مسیح موعود نے ہرگز نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اور ان کا انکار کفر نہیں۔ یہ کیسی سخت غلط بیانی ہے افسوس اس چند روزہ دنیا میں اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے ناواقف لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ کیا اکیدن انہوں نے مرنا نہیں۔ اور خدا تعالےٰ کو جواب نہیں دینا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کچھ تو خدا کا خوف کیجئے اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ موت دن بدن قریب آ رہی ہے۔ یہ وقت تو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ہے۔ نہ کہ اس کے غضب کو بھڑکانے کا۔ آپ اپنے ایسے فعل سے نہ صرف اپنے اہل و عیال کی آخرت تباہ کر رہے ہیں بلکہ ہزارہا لوگ جو آپ کے ایسے عقیدہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان کی بھی آخرت تباہ ہو رہی ہے۔ اور ان سب کا بوجھ آپ ہی کو اٹھانا پڑیگا۔ اسلئے اپنی جان پر رحم کریں اور حق کی طرف رجوع کریں۔ اگر آپ اسی کو حق سمجھتے ہیں۔ تو آیئے ہم خدا تعالےٰ سے اس کا فیصلہ کرا لیں۔ وہ اس طرح کہ آپ ایک جلسۂ عام میں جہاں کہیں بھی ہو حسب ذیل مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں تو خاکسار آپ کو اسی جلسہ میں اسی وقت ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہے۔ اس کے بعد یہ ساری کارروائی آپ اپنے اخبار پیغام صلح میں شائع کرا دیں۔ پھر اگر ایک سال تک آپ پر اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہوئی۔ یعنی موت یا عبرتناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آیا تو آپ حق پر سمجھے جائیں گے۔ اور آپ کو مزید دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جب آپ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ تو ایسا حلف بغیر انعام کے بھی اٹھا سکتے ہیں مگر یہاں تو ہم خرما و ہم ثواب اور تمام جہان میں شہرت پانے کا ایک عظیم الشان موقعہ ہوگا۔ حلف کے الفاظ حسب ذیل ہوں گے۔ جو آپ کو ایک جلسۂ عام میں تین بار دہرانے ہوں گے۔ اور ہر دفعہ آپ خود بھی اور حاضرین بھی آمین ثم آمین کہیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

میں محمد علی ایم۔ اے پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو چودھویں صدی کا ربانی مجدد مسیح موعود و مہدی موعود مانتا ہوں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص جو خواہ اپنے آپ کو کوئی نئی شریعت لانے والا یا مستقل نبی نہ کہتا ہو۔ اور اپنے آپ کو رسول اللہ کا غلام کہتا ہو۔ شریعت اسلام کا کامل طور سے پابند ہو۔ دن رات جان و مال سے اشاعت اسلام کرنے والا ہو۔ پھر بھی وہ اگر اپنے آپکو خدا کی طرف سے وحی یا الہام پا کر نبی یا رسول کہتا ہو۔ وہ بھی میرے نزدیک یقیناً جھوٹا۔ کافر اور دجال ہے۔

دوسرے میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسیح موعود کا منکر یا مکذب اگر کلمہ گو ہے۔ تو وہ ہرگز کافر نہیں ہو سکتا۔ یہی عقائد مسیح موعود کے تھے۔ اور میں بھی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنس کی حیثیت سے یہی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک اپنے رسالوں میں شائع کرتا رہا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ تک یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے آپ کو قرآن شریف کی آیت استخلاف کے رو سے خلیفۃ المسیح ثانی قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے منکرین و مکذبین کو منکر و کافر قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عقائد سراسر غلط اور جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واجب الاطاعت امام نہیں ہو سکتے۔ بلکہ میرے ہی عقائد صحیح ہیں۔ اور اگر میرے مذکورہ بالا عقائد خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور میں ان عقائد کی اشاعت کرنے میں صحیح راہنمائی نہیں کرتا۔ بلکہ گمراہی پھیلاتا ہوں تو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے قادر و ذوالجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم خبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک میرے مذکورہ بالا عقائد غلط اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقائد صحیح ہوں۔ تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسے غضبناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے۔ کہ میں ناحق پر تھا۔ اور دنیا میں گمراہی پھیلایا کرتا تھا۔ جس کی پاداش میں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی۔ آمین ثم آمین

بارگاہِ حسن ازل

اے بارگاہِ حسن جھکیں کیوں نہ سر یہاں
چلتا نہیں ہے شاہوں کا بھی کچھ اثر یہاں

آجائیں لاکھ رستم و اسفندیار بھی
کر دینگے نیم جاں انہیں تیرِ نظر یہاں

جب دیکھتے ہیں خنجرِ ابرو کی آب و تاب
ہوتے ہیں پہلوانوں کے پانی جگر یہاں

ہتھیار ڈال دیتے ہیں فوجوں کے کر و فر
دیتے ہیں کچھ پناہ نہ خود و سپر یہاں

بنتا ہے کام گریہ و زاری سے کچھ کبھی
چلتا نہیں ہے زور کسی کا نہ زر یہاں

کس کی مجال ہے کہ نگاہوں سے لڑ سکے
رکھتے ہیں نیچی اپنے فرشتے نظر یہاں

اس در پہ سجدے کرتا ہے دولت کا دیوتا
پتھر پہ سر رگڑتے ہیں لعل و گہر یہاں

بٹتی ہے اس خزانہ سے تاروں کو روشنی
آتے ہیں نور لینے کو شمس و قمر یہاں

صدقہ اس آستاں کا ہے دنیا کی زینتیں
آ کر بہار لیتی ہے گلہائے تر یہاں

یہ راحت و سکوں ہے جو سرمایۂ حیات
پاتا ہے خوش نصیبی سے اپنی بشر یہاں

مبہوت آ کے ہوتے ہیں ادراک و عقل و ہوش
گم محویت میں ہوتے ہیں سب خیر و شر یہاں

مل جاتی ہے شرابِ محبت بقدرِ ظرف
اس کو جسے سمجھتے ہیں کچھ دیدہ ور یہاں

اس کوچہ میں ہے داخلہ کی فیس جان و دل
ہوتا نہیں ہے اہلِ ہوس کا گزر یہاں

راہ سلوک نام ہے اس رہ گذار کا
ہوتا ہے صدق عشق و وفا راہبر یہاں

جھکتے ہیں سر یہاں ادب و احترام سے
کٹتے ہیں ان کے سر جو بنیں خیرہ سر یہاں

کھلتے ہیں اسکے واسطے بابِ تجلیات
ثابت قدم رہے کوئی آ کر اگر یہاں

ہوتی ہے داد خواہ یہاں رسمِ عاشقی
بنتے ہیں جلوہ ہائے حسیں داد گر یہاں

معراج عشق پاتی ہے تکمیل اس جگہ
ملتا نہیں عروج کہیں پر مگر یہاں

اس رہگذر کے ذروں سے بنتے ہیں گلبدن
ہوتے ہیں پیدا سیم تن و سیم بر یہاں

کوئی پیام و نامہ پہونچتا نہیں مگر
اک آہ آتشیں ہے فقط نامہ بر یہاں

بنتا نہیں کسی کی سفارش سے کوئی کام
کرتی ہے کام کچھ تو دعائے سحر یہاں

اس آستاں پہ رہنے کا ارماں کسے نہیں
بخت رسا ہو جس کا رہے عمر بھر یہاں

پھولا پھلا نہ کوئی شجر اس زمین میں
قربانیوں کے نخل ہوئے بارور یہاں

گوھر نے ہے نصیب کہ منزل یہاں ہو ختم
جو رہ گئی ہے تھوڑی سی ہو وہ بسر یہاں

(ذوالفقار علی خان گوھر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

(۲)

بأس شدید کا خاکہ

بأس شدید والی پیشگوئی کا خاکہ۔ جہانتک کہ لفظ بأس کے معانی سے خطرہ جنگ اور عذاب الٰہی کا تعلق ہے سورہ کہف میں حسب ذیل دیا گیا ہے:

اوّل۔ عیسائی جو اپنی ابتدائی تاریخ میں توحید پرستی اور دینی اخلاص میں قابل رشک نمونہ رکھتے تھے۔ اس حالت سے برگشتہ ہو جائیں گے اور ان کی یہ برگشتگی بڑھتے بڑھتے نوبت یہانتک پہونچے گی کہ (اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا) یعنے اُن کا دل ذکر الٰہی سے غافل ہوگا۔ اور وہ شہوات نفس کے بندے ہو جائیں گے۔ اور اس میں ان کی حالت حد سے تجاوز کر جائے گی۔ کماءٍ انزلناہ من السماءِ فاختلط بہ نباتُ الارض۔ وہ پاک چیزیں جو ان کو دی گئی تھیں۔ اس کے ساتھ وہ پلید چیزیں ملا دیں گے۔

دوم۔ عیسائیوں کی حکومت کے دو دور ہوں گے۔ ایک اسلام سے قبل۔ دوسرا اسلام کے بعد۔ جب ان کی دوسری حکومت کا دور دورہ ہوگا۔ تو مسلمان کمزور ہوں ہو جائیں گے اور ان کی جاہ وحشمت جاتی رہے گی۔ عیسائی اپنی غیر معمولی طاقت پر گھمنڈ کریں گے۔ اور کہیں گے۔ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ہم زیادہ مالدار ہیں۔ اور طاقت میں بھی ہمارا پلہ بھاری ہے۔

سوم:۔ جب عیسائیوں کو اپنی غیر معمولی ترقیاں دیکھ کر گھمنڈ پیدا ہوگا۔ اور وہ کفر کے بڑے بڑے بول بولیں گے۔ اور سمجھ بیٹھیں گے کہ اب کوئی طاقت انہیں دنیا سے مٹا نہیں سکتی۔ تو یکایک وہ کیا دیکھیں گے کہ ان کا خانہ ویران ہے۔ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖ اَبَدًا۔ برگ وبار سے لہلہاتے ہوئے باغ میں اپنے آپ کو دیکھ کر وہ یہ خیال کریں گے۔ کہ یہ کبھی تباہ نہ ہوگا۔ وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً۔ اور خیال کریں گے کہ محاسبہ کی گھڑی قائم نہیں ہوگی۔ تو ان کے اس گھمنڈ کی حالت میں کیا ہوگا۔ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا۔ خدا تعالےٰ آسمان سے آگ برسائیگا۔ جس سے ان کا ہرا بھرا باغ خاک سیاہ ہو جائے گا۔ (صعیدًا زلقًا) اور ایسا ویران ہوگا جہاں نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ حضرت دانیال علیہ السلام دجال کے متعلق اپنی مشہور ومعروف پیشگوئی میں فرماتے ہیں ”یہانتک کہ اس کی آواز کے سبب جو بڑے گھمنڈ کی باتیں بولتا رہا۔ وہ مارا گیا۔ اور اس کا بدن ہلاک کیا گیا۔ اور شعلہ زن آگ میں ڈالا گیا“ (باب ۷ آیت ۱۱) اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا۔ اور یہ حالت ہوگی۔ کہ آب حیات جس وہ باغ ہرا بھرا ہوا ہے خشک ہو جائے گا۔ یعنی عیسائی اقوام کی معنوی طاقتیں اندر ہی اندر غائب ہو جائیں گی۔ فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا۔ پھر ڈھونڈنے سے بھی ان کا نشان نہیں ملے گا۔ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ۔ ان کے برگ وبار کا احاطہ کیا جائیگا فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ۔ اپنی بربادی اور تباہی دیکھ کر وہ حسرت سے ہاتھ ملیں گے۔ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا۔ جو کچھ کہ انہوں نے اس پر خرچ کیا تھا وہ سب اکارت گیا۔ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اُن کی آباد خوبصورت بستیاں اجڑی ہوئی چھتوں کے بل گری پڑی ہوں گی وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْ اَحَدًا۔ تب وہ کہیں گے اے کاش ہم اپنے خداوند کا شریک نہ ٹھہراتے۔

حضرت حزقیل بھی فرماتے ہیں ”میں یاجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں۔ ایک آگ بھیجوں گا۔ اور وے جانیں گے کہ میں خداوند ہوں“ (باب ۳۹)

چہارم۔ عیسائی ممالک کو تباہ کرنیوالی آسمانی آگ کس صورت میں ظاہر ہوگی۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سورہ کہف میں فرماتا ہے۔ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔ کہو یہ بأس شدید کی پیشگوئی جو آگ کی شکل میں نمایاں ہونیوالی ہے۔ یہ اٹل ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے اس کے بارہ میں فیصلہ ہو چکا ہے۔ جس کا جی چاہے مانے۔ جس کا جی چاہے نہ مانے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا۔ یہ یقینی بات ہے کہ ہم نے ان منکرین کیلئے ایک ایسی آگ تیار کی ہے جس کی قناتیں ان کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ۔ اور اگر وہ اس مصیبت کی گھڑی میں مدد طلب کریں گے تو وہ مدد بھی انہیں پگھلی ہوئی دھاتوں کے سے پانی کے ساتھ دی جائے گی۔ يَشْوِي الْوُجُوْهَ جو چہروں کو جھلس دے گا۔ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا۔ بہت ہی بُری پینے کی چیز ہوگی۔ اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی بری امداد ہوگی۔ دانیال علیہ السلام دجال کے متعلق اپنی پیشگوئی میں فرماتے ہیں ”ایک آتشی سیلاب ہوگا جو بہ رہا ہوگا“۔ (باب ۷ آیت ۱۰)

حدیث میں بھی آتا ہے۔ کہ اس دنیا میں ظاہر ہونے والی علامات قیامت میں سے یاجوج وماجوج کے غلبہ اور نزول عیسےٰ کے زمانہ کی ایک علامت آگ ہے۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگی۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں تخرج نارٌ فی آخر الزمان تحشر النّاس الی محشرھم تبیت معھم وتقیل“۔ (کتاب الاشاعۃ لاشراط الساعۃ صفحہ ۶۱ و ۲۵۷) یعنی آخری زمانہ میں ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ان کے اپنے اپنے میدان جنگ کی طرف اکٹھا کر کے لے آئے گی۔ رات بھی ان کے ساتھ بسر کرے گی۔ اور دن کو بھی انکے ساتھ ہی قیلولہ کرے گی۔

پنجم:۔ یہ آگ والا عذاب ایک عالمگیر جنگ کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویوم نسیّر الجبال اور جس دن ہم پہاڑوں کو حرکت میں لائیں گے وتری الارض بارزۃً۔ اور تو دیکھے گا۔ کہ ساری زمین میدان کارزار ہے۔ اور قومیں قوموں کو جنگ کے لئے للکاریں گی۔ وحشرنٰھم۔ اور ہم ان سب کو ہنگامہ آرائی کے لئے اکٹھا کریں گے۔ فلم نغادر منھم احدًا ہم ان میں سے کسی کو بھی پیچھے نہیں رہنے دیں گے۔ سب کے سب کھینچکر محشر کارزار میں لائے جائیں گے۔ حشر کے معنے لڑائی کیلئے اکٹھا کرنا بھی ہیں۔ اور قرآن مجید میں تیرہ جگہ یہ لفظ انہی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ حشرنٰھم۔ ہم انہیں جنگ کیلئے اکٹھا کریں گے۔

حضرت حزقیل بھی یاجوج وماجوج والی پیشگوئی میں فرماتے ہیں۔ ”ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر ہر ایک انسان کی تلوار اُس کے بھائی پر چلے گی۔ اور سارے انسان جو روئے زمین پر ہیں تھرا جائیں گے اور پہاڑ الٹائے جائیں گے“ ویوم نسیر الجبال وتری الارض بارزۃً وحشرنٰھم فلم نغادر منھم احدًا۔ جس دن ہم پہاڑوں کو حرکت میں لائیں گے۔ اور تو دیکھیگا کہ ساری زمین میدان کارزار ہے وحشرنٰھم اور ہم انہیں ہنگامہ آرائی کے لئے اکٹھا کریں گے فلم نغادر منھم احدًا۔ اور ان میں سے کسی کو بھی پیچھے نہیں رہنے دیں گے۔ سارے کے سارے میدان جنگ میں لائے جائیں گے۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی اسی عالمگیر محشر کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”جب تم اس ویران کرنیوالی مکروہ چیز (یعنی دجال) کو جس کی خبر دانیال نبی نے دی پاک جگہ میں دیکھو۔ ان دنوں ایسی تکلیف ہوگی۔ کہ ابتدائے خلقت سے جسے خدا نے خلق کیا اب تک نہ ہوئی اور نہ ہوگی۔ قوم قوم پہ اور بادشاہت بادشاہت پہ چڑھیگی..... اور جگہ جگہ فسادات اٹھیں گے“ (متی ۲۴ و مرقس ۱۳ و لوقا ۲۱)

مدعا ان تمام پیشگوئیوں کا ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ موعودہ بأس شدید ایک ایسا محشر کارزار ہوگا جس میں ساری دنیا مبتلا کی جائے گی۔ اور ایک ایسی آتش فشاں جنگ ہوگی جس میں آگ تمام اطراف سے برسائی جائے گی۔ وان یستغیثوا یغاثوا بماءٍ کالمھل یشوی الوجوہ۔ ایک دوسرے کو مدد کے لئے بلائیں گے۔ مگر مدد جو ملے گی۔ وہ بھی پگھلتی ہوئی آگ سے ہوگی۔

ششم۔ جس دن یہ ہنگامہ برپا ہوگا۔ وہ دن عیسائی اقوام کے لئے محاسبہ کا دن ہوگا۔ ان کے لئے ایک یوم الفصل قائم ہوگا۔ جس میں انکی بداعمالیوں کا حساب چکایا جائے گا۔ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا۔ وہ صف بستہ تیرے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا۔ تم ہمارے پاس آگئے ہو۔ كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔

طفلِ نوزائیدہ کی سی بے بسی کی حالت میں۔ بل زعمتم الن نجعل لکم موعدا۔ تم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ وعدے کا دن تمہارے لیے قائم ہی نہ ہوگا۔ ووضع الکتاب۔ اور الٰہی نوشتے پورے ہونگے۔ اور حساب کا بھی کھاتہ رکھ دیا جائیگا۔ فتری المجرمین مشفقین مما فیہ۔ اور مجرموں کو تو دیکھیگا۔ ان کا دل دھڑک رہا ہوگا۔ اُن پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے جو الٰہی نوشتوں میں ہیں۔ اور اس اعمال نامہ کے خوف سے جو انکے سامنے کھولا جائیگا۔ ویقولون یا ویلتنا اور وہ کہینگے وائے ہماری تباہی۔ حضرت دانیالؑ بھی اپنی دجال والی پیشگوئی میں فرماتے ہیں۔ "میں یہانتک دیکھتا رہا۔ کہ کرسیاں رکھی گئیں۔ اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اس کا تخت آگ کے شعلے کی مانند تھا۔ اور اس کے پہیئے جلتی آگ کے مثل تھے ایک آتشی سیلاب بہ رہا تھا۔ جو اس کے آگے سے نکلا تھا۔ ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں تھے۔ عدالت ہو رہی تھی۔ اور کتابیں کھلی ہوئی تھیں" ۷ : ۹

یہی مفہوم ہے آیت عرضوا علیٰ ربک صفا کا۔ اور آیت وضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما فیہ سے بھی یہی مراد ہے کہ بأس شدید والا دن عیسائی اقوام کیلئے اسی دنیا میں محاسبہ کا دن ہوگا۔ ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک احدا۔ اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور اُن پر ظلم نہیں ہوگا۔ اور وہ ایسی بھیانک سزا ہوگی۔ لا اعذبہ احدا من العالمین اقوام عالم میں سے کسی قوم کو بھی ایسی سزا نہ ملی ہوگی۔

ہفتم:۔ جب وہ حساب کی گھڑی آئیگی تو ان اقوام کی حالت یہ ہوگی۔ کہ ان میں سے ہر ایک قوم اس سے بچنے کی کوشش کریگی۔ ہر قوم چاہیگی کہ وہ نیوٹرل (Neutral) یعنی غیر جانبدار رہے۔ مگر وہ غیر جانبدار نہ رہ سکیگی۔ تمام قومیں اس جنگ آتشین میں شریک ہونے کیلئے مجبور ہو جائینگی ورای المجرمون النار فظنوا انھم مواقعوھا۔ اور یہ مجرم آگ دیکھیں گے۔ اور انہیں یقین ہوگا۔ کہ اب اس آگ میں پڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ قومیں کوشش کرینگی کہ اس سے ادھر اُدھر ہٹی رہیں۔ ولم یجدوا عنھا مصرفا۔ مگر وہ اس سے ہٹنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گی۔

ہشتم۔ یہ بأس شدید والا ہلاکت خیز ہنگامۂ محشر کب ظہور میں آئے گا؟

اسکا ایک جواب سورہ کہف میں بایں الفاظ دیا گیا ہے۔ فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکاء جب یاجوج ماجوج کی روک تھام کرنے والی دیوار گرا دی جائیگی۔ اور وہ دنیا میں پھیل جائیں گے۔ وکان وعد ربی حقا اس دن میرے رب کا یہ وعدہ پورا ہوگا۔ حضرت حزقائیل بھی یاجوج و ماجوج کے متعلق اپنی پیشگوئی میں فرماتے ہیں کہ اسکا وقوع آخری دنوں میں ہوگا۔ جبکہ وہ قومیں زمین کو بادل کی طرح چھپا لیں گی۔ ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر جمع کیا جائیگا۔ (حزقائیل) وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض۔ اس دن جبکہ اقوام یاجوج و ماجوج کے سامنے سے روکیں دور کر دی جائینگی۔ وہ ایک دوسرے پر جوش و خروش سے حملہ آور ہونگی۔ ونفخ فی الصور اور بگل بجایا جائیگا۔ فجمعناھم جمعا اور ہم اُن سبکو اکٹھا کریں گے۔ وعرضنا جھنم یومئذ للکافرین عرضا۔ ہم جہنم اِن کفار کے سامنے لے آئیں گے۔ الذین کانت اعینھم فی غطاء یہ وہ کفار ہیں۔ جنکی آنکھیں ڈھکنوں میں ہیں عن ذکری میرا نام تک انکی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ بھول کر بھی یاد نہیں آتا۔ کہ کوئی خدا ہے۔ وکانوا لا یستطیعون سمعا میرا نام سننا بھی انہیں گوارا نہیں۔ واتخذوا اٰیاتی ورسلی ھزوا۔ میری باتوں کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ اور میرے رسولوں سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے، حضرت دانیالؑ بھی دجال والی پیشگوئی میں فرماتے ہیں۔ "وہ حق تعالےٰ کی مخالفت میں باتیں کریگا۔ اور حق تعالےٰ کے مقدسوں کو تصدیعہ دیگا۔" انا اعتدنا جھنم للکافرین نزلا۔ ان کافروں کیلئے ہم نے اس جہنم کی مہمان نوازی طیار کی ہے جس کی آگ آسمان سے برسے گی۔ اور آگ ہی کی قناتیں انہیں چاروں طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہونگی۔ ان کا ساختہ پرداختہ چشم زدن میں خاک سیاہ کر دیا جائیگا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح وکان اللہ علیٰ کل شیء مقتدرا۔ اسلئے کہ انکو پاک چیزیں دی گئی تھیں۔ مگر انہوں نے اس کیساتھ پلید چیزیں ملا دیں۔" اور خدا تعالےٰ کے احسانوں کی ناقدری کی۔

نہم:۔ یاجوج ماجوج کی اقوام کا جنکے متعلق یہ بأس شدید کی پیشگوئی ہے کیا نشان کیا ہے؟ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا۔ کہو کہ کیا ہم تمہیں اچھی طرح سے کھولکر نہ بتلادیں کہ اس جہنم والے بأس شدید کے ایام میں بلحاظ اعمال کے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے کون ہیں؛ یعنی وہ لوگ کون ہیں کہ باوجود انتہائی عملی جد و جہد کے نتیجہ میں ان کے لئے گھاٹا ہی گھاٹا رہیگا۔ الذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوششیں فقط دنیا کی زندگی کیلئے ہی وقف ہو چکی ہیں۔ وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کا کاروبار ہی سب سے اچھا، اور انہیں یہ گھمنڈ ہے۔ کہ فن صناعت میں وہ بڑے ماہر ہیں۔ اور وہ اچھی سے اچھی ایجادیں کر سکتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام بھی اپنی اسی پیشگوئی میں فرماتے ہیں۔ "وہ اپنی چترائی سے ایسا عمل کریگا۔ کہ اس کی فطرت کے منصوبے اس کے ہاتھ کے تلے خوب انجام پاویں گے اور دل میں بڑا گھمنڈ کریگا۔" سو یختہ بتہ ان لوگوں کا جو دنیا میں بأس شدید والا محشر بپا کرنیوالے ہیں

بعض اہم گذارشات احباب کی خدمت میں!

اخباری کاغذ کا مسئلہ دن بدن نازک تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بحرالکاہل میں جنگ کی موجودہ صورت حالات نے کینیڈا وغیرہ سے کاغذ کی درآمد کو قریباً ناممکن بنا دیا ہے۔

ہندوستان میں کاغذ اس قدر تھوڑا بنتا ہے کہ وہ یہاں کی ضروریات کے لئے قطعاً ناکافی ہے۔ ان حالات میں اخبارات جن مصائب میں سے گذر رہے ہیں۔ اور جو آئندہ انہیں پیش آسکتے ہیں اُن سے احباب ناواقف نہیں ہو سکتے۔ ذرائع رسل و رسائل کی روز افزوں مشکلات اور تجارتی مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے ہم علے الخصوص جن صبر آزما شدائد کا ہدف بنے ہوئے ہیں۔ وہ ہر صاحب بصیرت انسان کی سمجھ میں بخوبی آسکتی ہیں۔

"الفضل" ۲۰×۲۶ سائز پر چھپتا ہے۔ لیکن بازار میں اس سائز کا کاغذ ناپید ہے اس لئے ہمیں مجبوراً ۲۲×۲۹ سائز کا کاغذ خریدنا پڑا ہے۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہم اخبار کے بقاء کیلئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے اگر ان حالات میں احباب ذرا بھی اپنے اس واحد قومی روزنامہ کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کریں۔ تو ہم اُمید رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم موجودہ مشکلات و مصائب کے ہولناک بھنور میں سے "الفضل" کی کشتی کو کامیابی کے ساتھ کھینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم اگر یہ شکوہ کریں۔ تو نامناسب نہ ہوگا۔ کہ بہت سے اصحاب ابھی تک اس نہایت اہم امر کی طرف سے غافل ہیں۔ ہمارے لئے یہ امر بھی باعث افسوس ہے۔ کہ بعض خریدار اصحاب چندہ کی ادائیگی میں ہماری پے در پے التجاؤں کے باوجود سستی سے کام لیتے ہیں۔ اور بہت سے دوست ایسے ہیں۔ جو اپنی سہولت کے پیش نظر یکمشت چندہ ادا کرنے کی بجائے ماہوار قسط وار ادائیگی کرتے ہیں۔ مگر اس میں بھی باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ پھر بعض دوست ادائیگی کا وعدہ کرنے کے باوجود بروقت ادائیگی کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ یہ سب باتیں ہماری ہمتوں پر اوس ڈالنے والی ہیں جن کی کم سے کم اس نازک زمانہ میں توقع نہیں کی جا سکتی۔

"الفضل" کے چندہ کی ادائیگی کو براہِ کرم ایسا ہی ضروری سمجھا جائے۔ جیسا دوسری اہم ضروریات کو پورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ وی۔ پی کا بلا وجہ واپس کر دینا ناپسندیدہ امر ہے۔ لیکن ہر دفعہ کچھ دوست ایسے نکل آتے ہیں۔ جو دفتر کے بار بار اعلانات اور بہت عرصہ پہلے وی۔ پی کی اطلاع شائع کر دینے کے باوجود وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم اس ضمن میں احباب سے پورے تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

نیازمند **مینیجر الفضل قادیان**

ایک تو یہ تھا۔ کہ وہ اقوام یاجوج و ماجوج کی نسل میں سے ہونگے۔ اور دوسرا پتہ یہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ مسخ شدہ عیسائیت کے دلدادہ ہونگے۔ اور تیسرا پتہ یہ دیا ہے۔ کہ وہ خدائے قدوس سے بیگانہ محض ہونگے۔ اور چوتھا پتہ یہ دیا ہے۔ کہ ان کی ساری کوششیں دنیا کیلئے وقف ہونگی اور وہ اسی کو ایک آئیڈیل یعنی مقصدِ اعلیٰ اور غایۃ کمالیہ سمجھینگے اور پانچواں پتہ یہ دیا ہے۔ کہ وہ فن صناعت میں ماہر ہونگے۔ اور انہیں اس پر بہت بڑا گھمنڈ ہوگا۔

دہم :۔ جہاں ان مذکورہ بالا باتوں کی خبریں دی گئی ہیں۔ وہاں ایک یہ عظیم الشان خوشخبری بھی دی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کے لیئے ان کے زوال و اضمحلال کے بعد اسی بائش شدید میں سے بشارت کا سامان بھی پیدا ہوگا۔ فعسٰی ان یؤتین خیرًا من جنتک ویرسل علیھا حسبانًا من السماء فتصبح صعیدًا زلقًا...... ھنالک الولایۃ للہ الحق وھو خیر ثوابًا وخیر عقبًا۔ ایک لازوال آسمانی بادشاہت قائم ہوگی جو تباہ شدہ عیسائی مملکت سے بہتر ہوگی۔ دانیال علیہ السلام نے بھی اپنی پیشگوئی میں یہی منتشر انجام بتایا ہے۔ چنانچہ آگ والی دجالی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ "میں آخر میں میں نے دیکھا۔ کہ آسمان سے آنے والے ایک آدم زاد کو تسلط اور حشمت اور سلطنت دی گئی۔ کہ یہ سب قومیں اور امتیں اور زبان بولنے والے اس کی خدمت گذاری کریں۔ اس کی سلطنت ابدی ہوگی۔ جو جاتی نہ رہے گی۔ اور اس کی مملکت ایسی ہے۔ جو زائل نہ ہوگی۔ اجرًا ماکثین فیہ ابدًا۔

گمشدہ رسید بک مل گئی!

"الفضل" کی گذشتہ دو اشاعتوں میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ اوڑ کو مرکز کی طرف سے ایک رسید بک ۱/۵۰ ارسال کی گئی تھی۔ جو کہیں ضائع ہوگئی ہے۔ اس لئے احباب جماعت اس رسید بک پر چندہ ادا نہ فرمائیں۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ رسید بک ۱/۵۰ جو مجلس خدام الاحمدیہ اوڑ کو ارسال کی گئی تھی۔ انہیں مل چکی ہے۔ اسلیئے سابقہ اعلان منسوخ کیا جاتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ اوڑ اس رسید بک کو تحصیل چندہ کی غرض سے استعمال کرسکتی ہے۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گریجوایٹ احباب کیلئے نادر موقعہ

ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نیو دہلی میں چند بی۔ اے پاس نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۶۰-۵-۱۲۰ ای۔ بی ۱۲۰-۱۰-۳۰۰ روپے ہوگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ جلد از جلد سٹمز آفیسر صاحب کو مندرجہ بالا پتہ پر بھیج دیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

جماعتہائے اضلاع شیخوپورہ و گوجرانوالہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سید محمد لطیف صاحب کو ان اضلاع کیلئے نظارت بیت المال کی طرف سے انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے براہ مہربانی ان کیساتھ تعاون کیا جاوے۔

ناظر بیت المال

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

دہلی۔ ۹ر مارچ۔ برما سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ۷ر مارچ کو شہر کے تمام اڈے برباد کر کے رنگون سے اتحادی فوجیں نکال لی گئیں۔ جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے رنگون پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن اس خبر کی ابھی تک تصدیق نہیں ہو سکی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ رنگون کی حالت سخت نازک ہے۔ تمام فوجی اڈوں کی بربادی شروع ہو گئی ہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے ۲ مقامات پر رنگون سے مانڈلے جانے والی سڑک کو کاٹ دیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانی دستے برطانی فوجوں کو نرغے میں لینے کی کوشش میں ہیں۔ اور کہ برطانی فوجوں کے لئے جاپانی محاصرہ روکنا آسان کام نہیں۔ ممکن ہے جاپانی برما روڈ کو شمال سے کاٹنے کی کوشش کریں۔ ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانیوں نے رنگون سے شمال کو جانے والی ایک اہم ریلوے کے جنکشن پر قبضہ کر لیا تھا۔ مگر برطانی ہوائی جہازوں نے جاپانیوں کو وہاں سے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

لنڈن۔ ۹ر مارچ۔ جاوا کا لفٹننٹ گورنر جاوا کی اسمبلی کے ۱۴ ممبروں کے ساتھ بنڈونگ سے آسٹریلیا پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے آسٹریلیا پہنچکر اعلان کیا کہ جاپانیوں نے بنڈونگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن ولندیزی مزاحمت ابھی جاری ہے۔

ٹوکیو۔ ۸ر مارچ۔ بٹیویا کے جاپانی حکام نے ولندیزی حکام کو جزائر شرق الہند میں فوجی نظم و نسق کے نفاذ کی اطلاع دے دی ہے۔ جاپانی فوجوں کا کمانڈر جزائر شرق الہند کے گورنر جنرل کے فرائض سرانجام دے گا۔

لنڈن۔ ۹ر مارچ۔ غیر مقبوضہ فرانس سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مارشل پیٹان کی حکومت باقاعدہ طور پر جرمنی سے تعاون کر رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک فرانسیسی فیکٹریوں سے کم از کم ۳۰ مشینی ڈویژنوں کے لئے سامانِ جنگ بھیجا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں آمد و رفت کی کمی کے باوجود ۱۹۳۹ء کے مقابلہ میں لاریوں کی ساخت دوگنی کر دی گئی ہے۔ اس وقت وہاں ۳۰ لاریاں روزانہ تیار ہو رہی ہیں۔ جو جرمن فوج کو بھیجدی جاتی ہیں۔

ماسکو۔ ۸ر مارچ۔ رُوسی فوجی دستوں نے آج بھی مرکزی محاذ کے کئی حصوں میں پیشقدمی جاری رکھی۔ اور کئی ایک دیہات پر قبضہ کر لیا۔ ۶ر مارچ کو ۴۵ جرمن ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ ۷ر مارچ کو ۲۹ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ آج تین جرمن ہوائی جہاز ماسکو کے قریب گرا لئے گئے۔ رُوسی فوجیں سولہویں جرمن ڈویژن کے گرد گھیرے کو مضبوط کر رہی ہیں۔ اس محاذ کے ایک حصّہ پر دشمن نے تین بٹالین کے ساتھ جوابی حملہ کی ناکام کوشش کی۔ کل کیلنن کے محاذ پر ۹ مقامات سے جرمنوں کو نکال دیا گیا۔ سوویٹ ایئر فورس نے ۵ جرمن ٹینک تباہ کرنے کے علاوہ دشمن کی ۵۷۴ لاریوں پر قبضہ کر لیا جس میں ۱۰۰ لاریاں اسلحہ سے بھری ہوئی تھیں۔ نیز ایک جرمن اسلحہ خانہ کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اور تین جرمن پیادہ کمپنیوں کو تہ تیغ کر دیا گیا۔

واشنگٹن۔ ۹ر مارچ۔ امریکن محکمۂ جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان گورنمنٹ نے سنگاپور کے فاتح کمانڈر جنرل یاماشیٹا کو فلپائن کا کمانڈر مقرر کر دیا ہے۔ فلپائن کے سابق کمانڈر جنرل ہوما نے خودکشی کر لی تھی۔

انقرہ۔ ۹ر مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ انقرہ کا جرمن سفیر فان پاپن ۵ر مارچ کو برلن روانہ ہو گیا۔ ٹرکش سفیر مقیم برلن بھی اپنی حکومت سے اہم مشورے کرنے کے لئے انقرہ آ رہا ہے۔

نیویارک۔ ۹ر مارچ۔ امریکہ کی برٹش وار ریلیف سوسائٹی اس وقت تک جنگ میں زخمی اور ہلاک ہونے والوں کی امداد کیلئے ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ رقم انگلستان بھیج چکی ہے۔ برٹش وار ریلیف سوسائٹی نے اپنی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ انگلستان میں اس وقت ۳۰ لاکھ بچے اور ۲۰ لاکھ دیگر اشخاص ایسے ہیں جو مفلسی کی وجہ سے ضروری کپڑے بھی نہیں خرید سکتے۔ اور یہ امر یقینی ہے۔ کہ برطانیہ کے ذرائع بیرونی امداد کے بغیر سول آبادی کی ایسی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔

لنڈن۔ ۹ر مارچ۔ آج برطانی وزارت خارجہ کے دفتر میں برطانیہ اور یُونان کے نئے فوجی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کے ذریعہ یُونان کو اس کی آزادی کی بحالی کی گارنٹی دی گئی ہے۔ اور یقین دلایا گیا ہے۔ کہ پٹہ اور ادھار ایکٹ کے ماتحت اس کی فوجوں کو مسلح کرنے کے لئے اُسے امداد دی جائے گی۔

مدراس۔ ۹ر مارچ۔ آج حکومت مدراس نے اعلان کیا۔ کہ مدراس کے شمالی ساحل پر ٹونڈ مارپٹ اور دریائے اڈیار کے دہانہ سے دو میل جنوب کی طرف آٹھ میل کے فاصلہ پر ماہی گیروں کی جس قدر جھونپڑیاں موجود ہیں۔ انہیں اٹھا دیا جائے گا۔ جھونپڑیاں اور مکانات جو سمندر کے محاذ پر واقع ہیں۔ لیکن بالکل برلب ساحل نہیں۔ انہیں نہیں اٹھایا جائے گا۔ تاکہ ماہی گیر اپنے کام کو جاری رکھ سکیں۔ پبلک کو انتباہ کیا گیا ہے کہ وہ کسی وقت بھی کسی فوجی چوکی کے پاس نہ جائیں۔ نیز اُن فوجی کارخانوں کے پاس بھی نہ جائیں۔ جو اس وقت زیرِ تعمیر ہیں۔ خلاف ورزی کرنے والے اشخاص کو گولی کا نشانہ بنا دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں حکومت نے کارپوریشن کو یہ تاکید کی ہے۔ کہ وہ سکول کے بچوں کے لئے پناہ گاہیں بنانے کی کوشش کرے۔

نئی دہلی۔ ۹ر مارچ۔ مسٹر بی۔ این۔ راؤ صدر ہندو لاکمیٹی ایک بل کا مسودہ پیش کرنے والے ہیں۔ جس میں یہ بھی درج ہے کہ لڑکیوں کو حق وراثت حاصل ہو اور خسر اُن کے نان و نفقہ کا قانوناً ذمہ دار ہو۔

لنڈن۔ ۹ر مارچ۔ ہوائی وزارت کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ دشمن کے چند ہوائی جہازوں نے اتوار کو بعد دوپہر برطانیہ کے جنوبی ساحل پر کچھ دیر یورش کی۔ مشین گنوں کے فائر سے ایک شخص زخمی ہوا۔ کل رات ایک دشمن ہوائی جہاز تباہ کیا گیا۔

واشنگٹن۔ ۹ر مارچ۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک ممبر نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ امریکہ کی بری اور بحری فوج کی سپریم کمانڈ صرف ایک شخص کے سپرد کر دی جائے۔ تاکہ فوجی طاقت زیادہ مؤثر بنائی جا سکے۔

رنگون۔ ۹ر مارچ۔ گورنر برما نے آج بری افسروں کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ کے اس مرحلہ پر آپ کو صرف ایک بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ حوصلہ اور یقین سے کیا ہوا فیصلہ درست ہوتا ہے۔ آپ اپنے فیصلوں پر فوراً عمل کریں۔ بشرطیکہ اُن کا مقصد دشمن کو ہراساں کرنا اور جنگی مساعی کو تقویت دینا ہو۔ آپ کا فیصلہ غلط ہو یا صحیح میں آپ کی مدد کروں گا۔

قاہرہ۔ ۹ر مارچ۔ اب یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کی برطانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل آکنلک نے جنرل کیمپل کو وکٹوریہ کراس عطا کیا۔ اسی دن اُسے موٹر کا حادثہ پیش آیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ مر گیا۔

لاہور۔ ۹ر مارچ۔ اخبار "تیج" دہلی کے ایڈیٹر اور پرنٹر کے خلاف زیر دفعہ ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ مقدمہ کا چالان آج پنڈت چاند نرائن صاحب سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ ملزم کی حاضری کے بعد مقدمہ استغاثہ کے گواہوں کی شہادت کیلئے ۱۷ر مارچ پر ملتوی ہوا۔

مالٹا۔ ۹ر مارچ۔ کل سارا دن مالٹا پر ہوائی حملہ ہوتا رہا۔ لڑاکے ہوائی جہاز اور زبردست طیارہ شکن توپخانہ بمباروں کے خلاف لڑنے میں مصروف رہا۔ ہفتہ کی رات کو ہوائی حملہ کے ۹ الارم دیئے گئے۔ دشمن کی بمباری کے نتیجہ میں کچھ شہری جائیدادوں کو نقصان پہنچا۔ اور کچھ اشخاص ہلاک اور زخمی بھی ہوئے +

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی